وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ
بَلْ أَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (القرآن)

اَلْاَنْبِيَآءُ أَحْيَآءٌ فِيْ قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ (الحدیث)

حیاۃ الانبیاء علیہم السلام

تالیف:
امام ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی رحمہ اللہ

ترجمہ:
مولانا نیاز احمد اوکاڑوی

اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِهِمْ یُصَلُّوْنَ (حدیث)

انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز بھی پڑھتے ہیں

حیاۃ الانبیاء علیہم السلام

تالیف:
امام ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی رحمہ اللہ
المتوفی ۴۵۸ھ

ترجمہ، تخریج، تعلیق و فوائد
حضرت مولانا نیاز احمد اوکاڑوی حفظہ اللہ
رفیق شعبہ تحقیق و تصنیف الاعتدال اکیڈمی

الاعتدال اکیڈمی
0331-9144212

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(حرفے چند)

امام ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش: ۳۸۴ھ ...... وفات: ۴۵۸ھ

خراسان کے علاقہ بیہق کے رہنے والے تھے۔ ملکوں ملکوں پھر کر علم دین حاصل کیا۔ آپ کو اہل علم نے امام، علامہ، الحافظ، المحدث، الفقیہ، الاصولی، الزاہد کے خطاب سے سرفراز کیا۔ آپ کی کتاب سنن الکبریٰ کے محقق جناب عبدالقادر عطاء نے آپ کی تصنیفات کی تعداد چونتیس لکھی ہے۔ نمبر ۱۸ پر آپ کی کتاب ''حیات الانبیاء فی قبورھم'' کا ذکر کیا ہے۔ (مقدمہ سنن الکبریٰ ص ۱۲) پر مصنف کی تصنیفات میں اسے دیکھا جاسکتا ہے۔ ہم اس مجموعہ میں اس کتاب کو شامل کر رہے ہیں۔ ''جز حیات الانبیاء بعد وفاتہم'' کے نام پر یہ رسالہ مشہور ہے۔ اس کا مکمل متن اور اس کی شرح محمد بن محمد الخانجی البوسنوی جو علماء ازہر میں سے تھے، انہوں نے لکھی۔ مدرسہ حیات النبی گجرات نے اسے ۱۳۸۶ھ میں شائع کیا۔ ہمارے پاس یہی نسخہ ہے۔ متن کے لئے اسے ہم نے مدار بنایا ہے۔ اس نسخہ میں اردو ترجمہ بھی ہے۔ لیکن ہم نے یہاں سے صرف متن ہی لیا ہے اور ترجمہ مولانا نیاز احمد اوکاڑوی کا لیا ہے۔ مترجم ایک بھرپور جفاکش، محقق، صاحب علم، عالم دین ہیں۔ انہوں نے اس کی تحقیق و تخریج پر بھی قابل رشک محنت کی۔ چونکہ تمام قدیم رسائل کا صرف متن و ترجمہ دے رہے ہیں۔ اس لئے اس رسالہ کی تخریج و تحقیق کے حصہ کو بھی ترک کر دیا کہ اس رسالہ کی ثقاہت کے لئے امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا نام ہی کافی ہے۔ (ناشر)

حرفِ اوّلین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ و کفٰی و سلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی، اما بعد!

اللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں انسان بنایا۔ پھر انسان بنانے کے بعد ہمیں مسلمان بننے کی توفیق عنایت فرمائی اور پھر مسلمان ہونے کے ساتھ ساتھ ہمیں امام الانبیاء سید الرسل خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت ہونے کا لازوال شرف مرحمت فرمایا۔ اگر ہم اس کی ان گنت اور لاتعداد نعمتوں کا شکر بجالانا چاہیں تو یہ ایک ناممکن امر ہے، بلکہ ہم اس کی نعمتوں کو شمار بھی نہیں کر سکتے۔ ''وان تعدوا نعمۃ اللہ لاتحصوھا'' چہ جائیکہ ہم اس کے انعامات و احسانات کا حق ادا کر سکیں۔ گو حسب تصریح علماء اصول دلائل اور براہین کی چار قسمیں ہیں۔ کتاب اللہ، سنت رسول اللہ ﷺ، اجماع اور قیاس۔ مگر اجماع اور قیاس درحقیقت کتاب اللہ اور سنت ہی کی طرف راجع اور اسی کا ثمرہ ہے، اور سب جانتے ہیں کہ دین اسلام کا بنیادی سرچشمہ قرآنِ حکیم ہی ہے، جس کا بیان حدیث ہے، اور عمل کا سرچشمہ اسوہ حسنہ ہے جس کی حامل ذات بابرکات نبوی ﷺ ہے۔

''لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ'' (القرآن)

بلاشبہ تمہارے لئے رسول ﷺ میں نمونہ عمل موجود ہے۔

اس لئے حاصل یہ نکلا کہ کتاب و سنت میں دین اسلام کے علمی پہلو جمع ہیں، اور ذات پیغمبر ﷺ میں اس کے عملی پہلو جمع ہیں۔ پس قرآن میں جو چیزیں علمی شکل میں ہیں بعینہ وہی چیزیں ذات نبوی ﷺ میں عمل کی صورت میں موجود ہیں، جن باتوں کو قرآن کریم اقوال و اصول کی شکل میں پیش کرتا ہے، انہی باتوں کو ذات نبوی ﷺ اعمال و احوال کی شکل میں پیش کرتی ہے۔

لہٰذا ذات نبوی ﷺ کا کیا ہوا قرآن کا کہا ہوا ہے، اور قرآن کریم کا کہا ہوا ذاتِ نبوی ﷺ کا کیا ہوا ہے۔ اور یہ دونوں حقیقتیں ایک دوسرے پر پوری پوری طرح منطبق ہیں۔ قدرتی نتیجہ اس کمال مطابقت کا یہ نکلتا ہے کہ اگر قرآن کا علم اور قانون کامل اور جامع ہے جس سے کوئی ہدایت چھوٹی ہوئی نہیں ہے تو ذات نبوی ﷺ کا عملی نمونہ بھی یقیناً جامع اور کامل ہے۔ جس طرح قرآن اور اس کے لائے ہوئے قانون میں کسی ادنیٰ زیادتی و کمی کی گنجائش نہیں ہے اسی طرح ذات نبوی ﷺ کے عملی نمونہ میں بھی کسی اضافی و بیشی کی گنجائش نہیں ہو سکتی۔

اللہ رب العزت نے جیسے قرآن کریم کے الفاظ و کلمات کی حفاظت فرمائی ہے، اسی طرح احادیث نبوی ﷺ کو بھی محفوظ رکھنے کے لئے ہر دور میں اس کے محافظین پیدا فرماتا رہا، جو نہ صرف روایت و کتابت کے ذریعے اس کی نگرانی کرتے رہے بلکہ حفظ کے ذریعے انہوں نے اسے اپنے سینوں میں بھی محفوظ کیے رکھا اور نقل در نقل ہم تک پہنچایا۔ ان محدثین کرامؒ وفقہاء امتؒ کی خدمات یقیناً امت مسلمہ پر ایک بہت بڑا احسان ہیں، ان حضرات نے اس عظیم کارِ خیر کے لیے اپنے شب و روز وقف کر رکھے تھے اور اپنی زندگیاں اسی عظیم مقصد کے حصول

میں کھپا دیں۔ انہی حضرات کی مساعی سے نبی کریم ﷺ کا ایک ایک قول و عمل ہم تک پہنچا، ہم ہمیشہ ان محسنین کے زیر احسان رہیں گے۔

ایک مدت سے راقم الحروف کے دل میں اس بات کی آرزو تھی کہ انہی محسنین امت میں سے امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن موسی خسروجردی، بیہقی خراسانی م ۴۵۸ھ کی مشہور و معروف کتاب ''حیاۃ الانبیاء صلوات اللہ علیہم بعد وفاتہم'' کو اردو ترجمہ، تحقیق و تخریج اور فوائد کے ساتھ شائع کیا جائے، تاکہ اردو دان طبقہ بھی اس سے مستفید ہو سکے، چنانچہ راقم الحروف نے اللہ کا نام لے کر اس پر کام شروع کر دیا جو کہ چند دنوں کی محنت کے بعد اب آپ کے ہاتھوں میں موجود ہے، ہماری طرف سے اس کتاب پر درج ذیل کام کیا گیا ہے۔

۱...... پوری کتاب کا اردو ترجمہ کر دیا ہے اور کوشش کی گئی ہے کہ ترجمہ سادہ و سلیس ہونے کے ساتھ ساتھ عربی متن سے قریب تر ہو۔

۲...... ائمہ محدثین کرامؒ کے مقرر کردہ اصولوں کی روشنی میں احادیث کی فنی حیثیت واضح کر دی ہے۔

۳...... ائمہ کرامؒ نے روات احادیث کی توثیق و تضعیف پیش کر دی ہے۔

۴...... مخصوص احادیث کی کئی کئی سندیں دیگر کتابوں سے تلاش کر کے اکٹھی کر دی گئی ہیں۔

۵...... احادیث صحیحہ اور قابل اعتماد روات پر کئے جانیوالے اعتراضات کے تسلی بخش جوابات دے دیئے ہیں۔

۶...... مخصوص احادیث کے بارے میں ائمہ کرامؒ کی آراء پیش کر دی ہیں۔

۷...... احادیث کی تخریج کر دی ہے۔

مجھے احساس ہے کہ: ''حیاۃ الانبیاء صلوات اللہ علیہم'' کا مقام و مرتبہ جس بلند معیار کے کام کا تقاضا کرتا تھا، میں اپنی علمی اور عملی کوتاہیوں پر اس سے بہت پیچھے رہ گیا ہوں۔ اب یہ جیسا کیسا بھی ہے، قارئین کے ہاتھوں میں ہے۔ اس میں اگر کچھ لغزشیں یا غلطیاں ہیں تو وہ میری علمی تہی دامنی یا کم فہمی کا نتیجہ ہیں اور اگر دیکھنے والوں کو اس میں کوئی خوبی نظر آئی ہے تو وہ محض اللہ رب العزت کا احسان اور اسی کی ذرہ نوازی ہے۔ خصوصاً بھائی محمد ہشام صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ، اور عموماً دیگر جن حضرات نے اس کتاب کی تیاری میں میرے ساتھ کسی بھی طرح سے تعاون فرمایا ہے، میں ان کا بے حد ممنون ہوں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء!

حق تعالیٰ شانہ اس حقیر کی کوشش کو قبول فرما کر عوام الناس کے لئے نافع اور راقم الحروف، اس کے والدین، اساتذہ اور مشائخ کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے۔ (آمین)

''وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ و علی من اتبعھم باحسان الی یوم الدین''

نیاز احمد غفرلہ

بروز بدھ ۲۶ رجب ۱۴۳۷ھ

بمطابق: ۴ مئی ۲۰۱۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخبرنا الشیخ الامام زین الاسلام ابو نصر عبدالرحیم بن عبدالکریم بن ھوازن القشیری رضی اللہ عنہ فی کتابہ الینا من نیسابور قال اخبرنا الشیخ الامام ابو بکر احمد بن الحسین البیھقی رحمہ اللہ قرأۃ علیہ و انا اسمع فی ربیع الآخر من سنۃ خمس و اربعین و اربعماۃ۔ و اخبرنا الشیخ الامام الحافظ ابو بکر محمد بن عبداللہ بن حبیب العامری ایدہ اللہ۔ قال انبا شیخ القضاۃ ابو علی اسماعیل بن احمد بن الحسین البیھقی فیما قرات علیہ انبا الامام و الدی شیخ السنۃ رحمہ اللہ قال:

امام شیخ زین الاسلام ابونصر عبدالرحیم بن عبدالکریم بن ہوازن قشیری رحمہ اللہ نے نیشاپور سے ہمیں خط لکھا اور فرمایا کہ: ”ہمیں امام شیخ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمہ اللہ نے بتایا وہ پڑھ رہے تھے اور میں سن رہا تھا، یہ واقعہ ربیع الثانی ۴۴۵ھ کا ہے۔“

اور امام شیخ حافظ ابوبکر محمد بن عبداللہ بن حبیب عامری ایدہ اللہ نے ہمیں بتایا کہ: ”ہمیں شیخ القضاۃ ابوعلی اسماعیل بن احمد بن حسین بیہقی رحمہ اللہ نے بتایا۔ میں نے یہ کتاب ان کے سامنے پڑھی اور امام میرے والد شیخ السنہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ:

الحمد للہ رب العالمین، والعاقبۃ للمتقین، وصلوتہ علی سیدنا محمد و آلہ اجمعین، ذکر ما روی فی حیاۃ الانبیاء صلوات اللہ علیھم بعد وفاتھم۔

تمام تعریفیں اللہ کی ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور بہتر انجام ڈرنے والوں کا ہے، (اس مختصر سے کتابچے میں) انبیاء کرام علیہم السلام کے فوت ہو جانے کے بعد کی زندگی کے بارے میں مروی روایات ذکر کی جاتی ہیں۔

۱ ...... اخبرنا ابو سعد احمد بن محمد بن الخلیل الصوفی رحمہ اللہ قال انبا ابو احمد عبداللہ بن عدی الحافظ قال: ثنا قسطنطین بن عبداللہ الرومی قال ثنا الحسن بن عرفۃ قال: حدثنی الحسن بن قتیبۃ المدائنی ثنا المستلم بن سعید الثقفی عن الحجاج بن الاسود عن ثابت البنانی عن انس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ”الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون“ ھذا حدیث یعد فی افراد الحسن بن قتیبۃ المدائنی، وقد روی عن یحیی بن ابی بکر عن المستلم بن سعید

۱ ...... سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں۔ یہ روایت حسن بن قتیبہ مدائنی کے مفردات میں شمار کی جاتی ہے اور یہ یحییٰ بن ابی بکیر عن مستلم بن سعید سے بھی روایت کی گئی ہے۔

۲ ...... وھو فیما اخبرنا الثقۃ من اھل العلم قال انبا ابو عمرو بن حمدان قال انبا ابو یعلی الموصلی، ثنا ابو الجھم الازرق بن علی، ثنا یحیی بن ابی بکیر ثنا المستلم بن سعید عن الحجاج عن ثابت عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ”الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون“ وقد روی من وجہ آخر عن انس بن مالک موقوفاً۔

۲...... سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں۔ ایک دوسری سند سے یہ روایت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بھی مروی ہے۔

۳...... اخبرنا ابو عثمان الامام رحمہ اللہ انبا زاهر بن احمد انبا ابو جعفر محمد ابن معاذ المالینی ثنا الحسین بن الحسن ثنا مؤمل ثنا عبیداللہ بن ابی حمید الهذلی عن ابی الملیح عن انس بن مالک: "الانبیاء فی قبورهم احیاء یصلون"

۳...... حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہوتے، نمازیں پڑھتے ہیں۔

۴...... وروی کما اخبرنا ابو عبداللہ الحافظ، ثنا ابو حامد احمد بن علی الحسنوی املاءً علیہ، ثنا ابو عبداللہ محمد بن العباس الحمصی، ثنا ابو الربیع الزهرانی، ثنا اسماعیل بن طلحة بن یزید عن محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن ثابت عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: "ان الانبیاء لا یترکون فی قبورهم بعد اربعین لیلة، ولکنهم یصلون بین یدی اللہ عز وجل، حتی ینفخ فی الصور"

وهذا ان صح بهذا اللفظ، فالمراد به واللہ اعلم لایترکون یصلون الاهذ المقدار ثم یکونون مصلّین فیما بین یدی اللہ عز وجل، کما روینا فی الحدیث الاوّل۔ وقد یحتمل ان یکون المراد به رفع اجسادهم مع ارواحهم۔

۴...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بلاشبہ انبیاء کرام علیہم السلام کو اپنی قبروں میں نہیں چھوڑا جاتا، مگر یہ کہ وہ (اس کے بعد) صور پھونکے جانے تک اللہ رب العزت کے سامنے نماز پڑھتے رہتے ہیں۔"

یہ حدیث اگر ان الفاظ کے ساتھ صحیح ہے تو اس کا مطلب یہ ہے۔ جب کہ پورا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے کہ اس قدر نماز پڑھ کر وہ پھر اللہ رب العزت کے سامنے نماز میں معروف ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے پہلی حدیث میں نقل کیا ہے اور یہ احتمال بھی ہے کہ ان کے اجسام مع ارواح کے اٹھ جانا مراد ہو۔

۵...... فقد روی سفیان الثوری فی الجامع قال قال شیخ لنا عن سعید بن المسیب قال: "مامکث نبی فی قبره اکثر من اربعین لیلةً حتی یرفع" فعلی هذا یصیرون کسائر الاحیاء یکونون حیث ینزلهم اللہ عز وجل۔ کما روینا فی حدیث المعراج وغیره ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأی موسی علیہ السلام قائماً یصلی فی قبره، ثم راٰه مع سائر الانبیاء علیہم السلام فی بیت المقدس، ثم راٰهم فی السمٰوٰت، واللہ تبارک وتعالی فعال لمایرید۔

۵...... پس تحقیق سفیان ثوری رحمہ اللہ نے الجامع میں روایت کیا کہ ہمیں اپنے ایک شیخ نے حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ کوئی نبی اپنی قبر میں چالیس راتوں سے زیادہ نہیں ٹھہرتا۔ اس کے بعد اسے اٹھا لیا جاتا ہے۔

اسی طرح تمام انبیاء علیہم السلام زندوں کی طرح ہوتے ہیں اور جہاں اللہ رب العزت انہیں ٹھہراتے ہیں، وہیں ٹھہرتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے حدیث معراج وغیرہ میں روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھتے دیکھا۔ پھر آپ نے ان کو بیت المقدس میں تمام انبیاء علیہم السلام کے ہمراہ دیکھا۔ پھر انہیں آسمانوں میں دیکھا اور اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

(تحقیق السند ...... یہ روایت بلحاظ سند ضعیف ہے، کیونکہ اس کی سند میں امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کا شیخ مجہول ہے)

ولحیاۃ الانبیاء بعد موتھم صلوات اللہ علیھم شواھد من الاحادیث الصحیحۃ منھا:

۶...... ما اخبرنا ابو الحسین علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران ببغداد انبا اسماعیل بن محمد الصفار ثنا محمد بن عبدالملک الدقیقی ثنا یزید بن ھارون، ثنا سلیمان التیمی عن انس بن مالک ان بعض اصحاب النبی ﷺ اخبرہ: "ان النبی ﷺ لیلۃ اسری بہ مر علی موسیٰ علیہ السلام وھو یصلی فی قبرہ"

اور انبیاء کرام علیہم السلام کی وفات کے بعد حیات کے صحیح احادیث میں شواہد موجود ہیں، ان میں سے۔

۶...... سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بتایا کہ: آنحضرت ﷺ معراج کی رات کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔

۷...... واخبرنا ابو الحسین بن بشران انبا اسماعیل انبا احمد بن منصور بن سیار الرمادی ثنا یزید بن ابی حکیم ثنا سفیان یعنی الثوری ثنا سلیمان التیمی عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ ﷺ: "مررت علی موسیٰ وھو قائم یصلی فی قبرہ"

۷...... سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔"

۸...... اخبرنا ابو عبداللہ الحافظ ثنا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا محمد بن عبیداللہ بن المنادی ثنا یونس بن محمد المؤدب ثنا حماد بن سلمۃ ثنا سلیمان التیمی وثابت البنانی عن انس بن مالک ان رسول اللہ ﷺ قال: "اتیت موسیٰ لیلۃ اسری بی عند الکثیب الاحمر وھو قائم یصلی فی قبرہ"

اخرجہ ابو الحسین مسلم بن الحجاج النیسابوری رحمہ اللہ من حدیث حماد ابن سلمۃ عنھما واخرجہ من حدیث الثوری وعیسیٰ بن یونس وجریر بن عبدالحمید عن التیمی۔

۸...... سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بلاشبہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "میں معراج کی رات کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سرخ ٹیلے کے پاس آیا اور وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔"

اس حدیث کو امام مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمہ اللہ نے حماد بن سلمہ رحمہ اللہ سے (اور انہوں نے) ان دونوں سے روایت کیا اور ثوری کی حدیث کو، عیسیٰ بن یونس رحمہ اللہ وجریر بن عبدالحمید رحمہ اللہ نے سلیمان تیمی رحمہ اللہ سے روایت کیا۔

۹...... اخبرنا احمد بن علی الحربی ثنا حاجب بن احمد ثنا محمد بن یحییٰ ثنا احمد بن خالد الموھبی ثنا عبدالعزیز بن ابی سلمۃ عن عبداللہ بن الفضل الھاشمی عن ابی سلمۃ بن عبدالرحمن عن ابی

ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ: "لقد رایتنی فی الحجر وانا اخبر قریشاً عن مسرای فسالونی عن اشیاء من بیت المقدس لم اثبتھا فکربت کربا ما کربت مثلہ قط، فرفعہ اللہ لی انظر الیہ مایسالونی عن شیء الا انباتھم بہ، وقد رایتنی فی جماعۃ من الانبیاء، فاذا موسی قائم یصلی فاذا رجل ضرب جعد کانہ من رجال شنوءۃ، واذا عیسی بن مریم قائم یصلی اقرب الناس شبھا عروۃ بن مسعود الثقفی واذا ابراھیم قائم یصلی اشبہ الناس بہ صاحبکم۔ یعنی نفسہ۔ فحانت الصلوٰۃ فاممتھم فلما فرغت من الصلوٰۃ قال لی قائل: یا محمد! ھذا مالک صاحب النار فسلم علیہ فالتفت الیہ فبدانی بالسلام"

اخرجہ مسلم فی الصحیح من حدیث عبدالعزیز۔

۹...... سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو حطیم میں دیکھا (اس وقت) میں قریش کو سفر معراج کی تفصیل بتا رہا تھا (قریش) نے بیت المقدس کی بعض ایسی چیزوں کا پوچھا، جو میرے ذہن میں نہ رہی تھیں۔ مجھے اس قدر پریشانی ہوئی کہ اس سے پہلے کبھی ایسی پریشانی نہ ہوئی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو اٹھا کر میرے سامنے کر دیا، میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا اور وہ لوگ جو بات پوچھتے رہے میں بتاتا رہا اور میں نے اپنے آپ کو انبیاء علیہم السلام کی جماعت میں دیکھا (اور اچانک یہ بھی دیکھا) کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں۔ یہ ضرب (کم گوشت) گھنگھریالے بالوں والے آدمی ہیں۔ گویا قبیلہ شنودہ سے ہوں اور اچانک (یہ بھی دیکھا) کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں، یہ حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ سے مشابہ ہیں اور اچانک (یہ بھی دیکھا) کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں جو کہ تمہارے صاحب (یعنی خود حضور ﷺ) سے مشابہ ہیں۔ آخر نماز کھڑی ہوئی اور میں نے ان کی امامت کی۔ جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو ایک کہنے والے نے مجھ سے کہا: اے محمد ﷺ! یہ صاحب نار (دوزخ کا فرشتہ) ہے، اسے سلام کہیے۔ میں اس کی طرف متوجہ ہوا تو اس نے سلام کرنے میں پہل کی۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے عبدالعزیز رحمہ اللہ کی سند سے نقل کیا ہے۔

وفی حدیث سعید بن المسیب وغیرہ انہ لقیھم فی مسجد بیت المقدس وفی حدیث ابی ذر ومالک بن صعصعۃ فی قصۃ المعراج انہ لقیھم فی جماعۃ الانبیاء فی السمٰوٰت وکلمھم وکلموہ۔

وکل ذلک صحیح لا یخالف بعضہ بعضاً۔ فقد یری موسیٰ علیہ السلام قائماً یصلی فی قبرہ، ثم یسری بموسی وغیرہ الی بیت المقدس کما اسری بنبینا ﷺ فیراھم فیہ، ثم یعرج بھم الی السمٰوٰت کما عرج بنبینا ﷺ فیراھم فیہ، کما اخبر۔ وصلاتھم فی اوقات بمواضع مختلفات جائز فی العقل کما ورد بھا خبر الصادق وفی کل ذالک دلالۃ علی حیاتھم، ومما یدل علی ذالک۔

اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ وغیرہ کی روایت میں ہے کہ: "آپ انہیں (انبیاء کرام علیہم السلام) کو بیت المقدس کی مسجد میں ملے۔" حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اور مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں واقعہ معراج کے سلسلے میں آتا ہے کہ: "آپ ﷺ ان سے انبیاء کرام علیہم السلام کی جماعت میں آسمانوں میں ملے، آپ ﷺ نے ان سے کلام کیا اور انہوں نے آپ سے کلام کیا۔"

یہ تمام روایات صحیح ہیں۔ ان میں کوئی حدیث دوسری کے خلاف نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی یقیناً ان کی قبر میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام وغیرہ نے بیت المقدس کی طرف رات کو سفر کیا۔ جیسا کہ ہمارے نبی ﷺ نے رات کو سفر کیا۔ چنانچہ وہاں بھی انہیں دیکھا۔ آپ موسیٰ علیہ السلام ان (انبیاء) کے ساتھ آسمانوں پر چڑھے۔ جیسا کہ ہمارے نبی ﷺ اوپر تشریف لے گئے۔ چنانچہ وہاں بھی انہیں دیکھا جیسا کہ آپ ﷺ نے خبر دی اور مختلف اوقات میں ان کا نماز پڑھنا یہ عقلی لحاظ سے بھی جائز ہے۔ جیسا کہ صحیح حدیث میں آیا ہے۔ یہ تمام احادیث انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات پر دلالت کرتی ہیں۔ مزید برآں اس مفہوم کی ایک حدیث یہ بھی ہے۔

۱۰...... ما اخبرنا محمد بن عبدالله الحافظ ثنا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا ابو جعفر احمد بن عبدالحمید الحارثی ثنا الحسین بن علی الجعفی ثنا عبدالرحمن بن یزید بن جابر عن ابی الاشعث الصنعانی عن اوس بن اوس قال قال رسول الله ﷺ: "وافضل ایامکم الجمعة فیه خلق آدم وفیه قبض وفیه النفخة وفیه الصعقة فاکثروا علیّ من الصلوٰة فیه فان صلاتکم معروضة علیّ۔ قالوا: وکیف تعرض صلاتنا علیک وقد ارمت؟ یقولون بلیت۔ فقال: ان الله قد حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء علیہم السلام"

اخرجه ابو داؤد السجستانی فی کتاب السنن۔

۱۰...... سیدنا اوس بن اوس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "بے شک تمہارے افضل ترین دنوں میں سے ایک جمعہ ہے۔ اسی میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور اسی میں ان کی وفات ہوئی اور اسی میں نفخہ اولیٰ ہوگا اور اسی میں نفخہ ثانیہ ہوگا۔ سوتم جمعہ کے دن مجھ پر بکثرت درود پڑھا کرو۔ کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کس طرح آپ پر ہمارا درود پیش کیا جائے گا۔ جب کہ آپ بوسیدہ ہو چکے ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے اجساد حرام کردیے ہیں۔ (یعنی زمین ان کو نہیں کھاتی)

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے کتاب السنن میں روایت کیا ہے۔

اور حدیث اوس بن اوس رضی اللہ عنہ کے متعدد شواہد ہیں۔ مثلاً:

۱۱...... منها ما اخبرنا ابو عبدالله الحافظ ثنا ابو بکر بن اسحاق الفقیه انا احمد بن علی الدینار ثنا احمد بن عبدالرحمن بن بکار الدمشقی ثنا الولید بن مسلم حدثنی ابو رافع عن سعید المقبری عن ابی مسعود الانصاری عن النبی ﷺ انه قال: "اکثروا الصلاة علی فی یوم الجمعة فانه لیس احد یصلی علی یوم الجمعة الا عرضت علی صلاته"

قال ابو عبدالله رحمہ اللہ: ابو رافع هذا هو اسماعیل بن رافع۔

۱۱...... سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ: "آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔ کیونکہ اس دن جو بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے اس کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔"

امام ابوعبداللہ حاکم رحمہ اللہ نے کہا کہ (اس کی سند میں موجود راوی) ابورافع سے اسماعیل بن رافع رحمۃ اللہ علیہ مراد ہیں۔

۱۲...... واخبرنا علی بن احمد عبدان الکاتب ثنا احمد بن عبید الصفار ثنا الحسن بن سعید ثنا ابراهیم بن الحجاج ثنا حماد بن سلمة عن یزید بن سنان عن مکحول الشامی عن ابی امامة قال قال رسول الله ﷺ: ''اکثروا علی من الصلوة فی کل یوم جمعة، فان صلاة امتی تعرض علیّ فی کل یوم جمعة، فمن کان اکثرهم علی صلاة کان اقربهم منی منزلة''

۱۲...... سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہر جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو، اس لئے کہ میری امت کا درود ہر جمعہ کے روز مجھ پر پیش کیا جاتا ہے، اب جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھے گا وہ درجہ میں سب سے زیادہ میرے قریب ہوگا۔''

۱۳...... واخبرنا ابو الحسن علی بن محمد بن علی السقاء الاسفرائینی قال حدثنی والدی ابو علی ثنا ابورافع اسامة ابن علی بن سعید الرازی بمصر ثنا محمد بن اسماعیل بن سالم الصائغ حدثنا حکامة بنت عثمان بن دینار اخی مالک بن دینار قالت حدثنی ابی عثمان بن دینار عن اخیه مالک بن دینار عن انس بن مالک خادم النبی ﷺ قال قال النبی ﷺ: ''ان اقربکم منی یوم القیمة فی کل موطن اکثرکم علی صلاة فی الدنیا، من صلی علی فی یوم الجمعة و لیلة الجمعة قضی الله له مائة حاجة، سبعین من حوائج الآخرة وثلاثین من حوائج الدنیا، یوکل الله بذلک ملکاً یدخله فی قبری کما یدخل علیکم الهدایا یخبرنی من صلی علی باسمه و نسبه الی عشیرته فاثبته عندی فی صحیفة بیضاء''

۱۳...... نبی ﷺ کے خادم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بلاشبہ قیامت کے روز ہر جگہ میرے سب سے قریب وہ شخص ہوگا کہ جو دنیا کے اندر تم میں سب سے زیادہ مجھ پر درود پڑھتا ہوگا، جس نے جمعہ کے روز اور جمعہ کی رات مجھ پر درود پڑھا، اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا۔ ستر حاجتیں آخرت کی اور تیس حاجتیں اس دنیا کی۔ نیز ایک فرشتہ اس کا مؤکل بنا دیا جاتا ہے وہ یہ (درود) لے کر اس طرح میری قبر میں آئے گا کہ جیسے تمہارے پاس تحائف بھیجے جاتے ہیں، جس نے مجھ پر درود پڑھا وہ مجھے اس کے نام، نسب: اور خاندان تک کی اطلاع دیتا ہے۔ چنانچہ میں اس کو سفید صحیفہ میں اپنے پاس درج کر لیتا ہوں۔''

۱۴...... وفی هذا المعنی الحدیث الذی اخبرنا ابو علی الحسین بن محمد الروزبادی انبا ابوبکر بن داسة ثنا ابوداؤد ثنا احمد بن صالح قال قرات علی عبدالله بن نافع قال اخبرنی ابن ابی ذئب عن سعید المقبری عن ابی هریرة قال قال ﷺ: ''لاتجعلوا بیوتکم قبوراً ولاتجعلوا قبری عیداً وصلوا علی فان صلاتکم تبلغنی حیث کنتم''

۱۴...... سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ اور نہ میری قبر کو عید (میلہ گاہ) بناؤ اور مجھ پر درود پڑھو تم جہاں کہیں بھی ہو گے تمہارا درود مجھ کو پہنچ جائے گا۔''

۱۵...... وفی هذا المعنی الحدیث الذی اخبرنا ابو محمد عبدالله بن یحییٰ بن عبدالجبار السکری ببغداد ثنا اسماعیل بن محمد الصفار ثنا عباس بن عبدالله الترقفی ثنا ابو عبدالرحمن المقری ثنا حیوة بن شریح عن ابی صخر عن یزید بن عبدالله بن قسیط عن ابی هریرة ان رسول الله ﷺ قال: "ما من احد یسلم علی الا رد الله الی روحی حتی ارد علیه السلام"

وانما اراد۔ والله اعلم۔ الا وقد رد الله الی روحی حتی ارد علیه السلام۔

۱۵...... سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "کوئی شخص ایسا نہیں جو مجھ پر سلام کہتا ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ میری روح مجھ پر لوٹا دیتا ہے۔ (یعنی متوجہ کر دیتا ہے) یہاں تک کہ میں اس کا جواب دیتا ہوں۔" اور اس سے آپ کی مراد ہے۔ "قد رد الله الی روحی حتی ارد علیه السلام" کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف میری روح لوٹا دی ہے۔ اب میں اسے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ واللہ اعلم!

۱۶...... وفی هذا المعنی الحدیث الذی اخبرنا ابو القاسم علی بن الحسن بن علی الطهمانی ثنا ابو الحسن محمد بن محمد الکارزی ثنا علی بن عبدالعزیز ثنا ابو نعیم ثنا سفیان عن عبدالله بن السائب عن زاذان عن عبدالله بن مسعود قال قال رسول الله ﷺ: "ان لله عزوجل ملائکة سیاحین فی الارض یبلغونی عن امتی السلام"

۱۶...... سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ ایسے فرشتے مقرر ہیں جو زمین میں گھومتے ہیں اور میری امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔"

۱۷...... واخبرنا ابو الحسین بن بشران وابو القاسم عبدالرحمن بن عبید الحرقی قالا انبا حمزة بن محمد بن العباس ثنا احمد بن ولید ثنا ابو احمد الزبیری ثنا اسرائیل عن ابی یحیی عن مجاهد عن ابن عباس قال: "لیس احد من امة محمد ﷺ یصلی علیه صلاة الا وهی تبلغه، یقول له الملک فلان یصلی علیک کذا وکذا صلاة"

۱۷...... سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ: "امت محمدیہ ﷺ کا جو فرد بھی آپ ﷺ پر درود پڑھتا ہے وہ آپ ﷺ کو پہنچا دیا جاتا ہے، ایک فرشتہ (آکر) آپ سے عرض کرتا ہے کہ فلاں آدمی آپ پر اس اس طرح درود پڑھتا ہے۔"

۱۸...... اخبرنا علی بن محمد بن بشران انبا ابو جعفر الرازی ثنا عیسی بن عبدالله الطیالسی ثنا العلاء بن عمرو الحنفی ثنا ابو عبدالرحمن عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة عن النبی ﷺ قال: "من صلی علی عند قبری سمعته ومن صلی علی نائیاً منه ابلغته"

ابو عبدالرحمن هذا هو محمد بن مروان السدی فیما اری وفیه نظر وقد مضی ما یؤکده۔

۱۸...... سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس نے میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھا میں اس کو خود سنتا ہوں اور جس نے مجھ پر دور سے درود شریف پڑھا وہ مجھے پہنچا دیا جاتا ہے۔" میرے خیال میں (اس کی سند میں موجود) ابو عبدالرحمن سے محمد بن مروان سدی مراد ہیں جو کہ قابل نظر

ہیں اور بالتحقیق اس حدیث کی تائید ان حدیثوں سے بھی ہوتی ہے جو گزر چکی ہیں۔

۱۹...... واخبرنا ابو عبداللہ الحافظ انبا ابو عبداللہ الصفار ثنا ابو بکر بن ابی الدنیا حدثنی سوید بن سعید حدثنی ابن ابی الرجال عن سلیمان بن سحیم قال: "رایت النبی ﷺ فی النوم فقلت یارسول اللہ! ھؤلاء الذین یاتونک فیسلمون علیک اتفقہ سلامھم؟ قال نعم وارد علیھم۔

۱۹...... سلیمان بن سحیم رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ: "میں نے نبی اکرم ﷺ کی خواب میں زیارت کی اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول! یہ لوگ آپ کے (روضہ اقدس) پر آ کر سلام پیش کرتے ہیں۔ کیا آپ ان کے سلام کو سمجھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اور میں ان کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں۔"

۲۰...... ومما یدل علی حیاتھم ما اخبرنا ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الحافظ اخبرنی ابو محمد المزنی ثنا علی بن محمد بن عیسی ثنا ابو الیمان انبا شعیب عن الزھری قال اخبرنی ابوسلمۃ بن عبدالرحمن وسعید بن المسیب ان ابا ھریرۃ قال: استب رجل من المسلمین ورجل من الیھود، فقال المسلم والذی اصطفی محمدا علی العالمین فاقسم بقسم، فقال الیھودی والذی اصطفی موسی علی العالمین، فرفع المسلم عند ذلک یدہ فلطم الیھودی، فذھب الیھودی الی النبی ﷺ فاخبرہ بالذی کان من امرہ وامر المسلم، فقال النبی ﷺ: "لاتخیرونی علی موسی فان الناس یصعقون فاکون اول من یفیق فاذا موسی باطش بجانب العرش فلا ادری اکان فیمن صعق فافاق قبلی او کان ممن استثنی اللہ عزوجل"

رواہ البخاری فی الصحیح عن ابی الیمان، ورواہ مسلم عن عبداللہ بن عبدالرحمن وغیرہ عن ابی الیمان۔

۲۰...... سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی کی آپس میں تلخ کلامی ہو گئی۔ مسلمان نے کہا کہ اس ذات کی قسم کہ جس نے محمد ﷺ کو تمام جہانوں پر افضلیت بخشی۔ چنانچہ اس نے ایک قسم کھائی اور یہودی بولا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام جہانوں پر افضلیت بخشی، اس پر مسلمان نے ہاتھ اٹھا کر یہودی کو طمانچہ مار دیا۔ یہودی، رسول اکرم ﷺ کے پاس آیا اور اپنا اور اس مسلمان کا باہم واقعہ بتایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے موسیٰ علیہ السلام پر افضلیت نہ دو۔ کیونکہ لوگ کڑک سے بیہوش ہو جائیں گے اور سب سے پہلے مجھے افاقہ آئے گا۔ اچانک میں دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا ایک کنارہ پکڑے ہوں گے، میں نہیں جانتا کہ وہ بیہوش ہونے والوں میں سے ہوں گے اور مجھ سے پہلے انہیں ہوش آ جائے گا یا پھر ان میں سے ہوں گے جن کو اللہ رب العزت اس سے مستثنیٰ فرمائیں گے۔

اسے امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح (بخاری) میں ابوالیمان رحمہ اللہ سے اور امام مسلم رحمہ اللہ نے (صحیح مسلم میں) عبداللہ بن عبدالرحمن رحمہ اللہ سے اور دوسرے حضرات نے ابوالیمان رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔

۲۱...... وفی الحدیث الثابت عن الاعرج عن ابی ھریرۃ عن النبی ﷺ انہ قال: "لاتفضلوا بین انبیاء اللہ تعالی، فانہ ینفخ فی الصور لیصعق من فی السموٰت ومن فی الارض الا من یشاء اللہ ثم نفخ فیہ اخری فاکون اول من بعث فاذا موسی آخذ بالعرش، فلا ادری: احوسب بصعقۃ یوم الطور ام بعث قبلی"

۲۱...... اعرج عن ابی ہریرہ کے طریق سے مروی ثابت شدہ حدیث میں ہے کہ بلاشبہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''اللہ تعالیٰ کے نبیوں کو (قیاس ورائے سے) باہم ایک دوسرے پر فضیلت نہ دو، اس لئے کہ جب صور پھونکا جائے گا تو آسمانوں اور زمین کی ہر ایک جان پر غشی طاری ہو جائے گی۔ سوائے اس کے جسے اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ فرمائے گا پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب سے پہلے مجھے اٹھایا جائے گا اچانک (میں دیکھوں گا) کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کو پکڑے ہوں گے۔ مجھے معلوم نہیں کہ کیا طور کی غشی سے ہی ان کا محاسبہ ہو چکا یا وہ مجھ سے پہلے اٹھائے گئے ہوں گے۔

وھٰذا انما یصح علیٰ ان اللہ جل ثناؤہ رد الی الانبیاء علیہم السلام ارواحھم فھم احیاء عند ربھم کالشھداء، فاذا نفخ فی النفخۃ الاولیٰ صعقوا، ثم لایکون ذلک موتاً فی جمیع معانیہ الا فی ذھاب الاستشعار فان کان موسیٰ علیہ السلام ممن استثنی اللہ عز وجل بقولہ الا من شاء، فانہ عزوجل لایذھب باستشعارہ فی تلک الحالۃ ویحاسبہ بصعقۃ یوم الطور۔

ویقال ان الشھداء من جملۃ ما استثنی اللہ عزوجل بقولہ الا من شاء۔ وروینا فیہ خبرا مرفوعاً وھو مذکور مع سائر ماقیل فی کتاب البعث والنشور وباللہ التوفیق۔

آخر کتاب حیاۃ الانبیاء علیہم السلام۔ والحمد للہ رب العالمین وصلوٰتہ علٰی سیدنا محمد وآلہ وسلم تسلیما۔

اور یہ صحیح ہے اس وجہ سے کہ انبیاء علیہم السلام کی ارواح کو اللہ تعالیٰ نے لوٹا دیا ہے اور وہ اپنے رب کے پاس شہداء کی طرح زندہ ہیں۔ پس جب پہلی دفعہ صور پھونکا جائے گا تو وہ بیہوش ہو جائیں گے۔ یہ بیہوشی جمیع معانی کے اعتبار سے موت نہیں ہوگی بلکہ صرف شعور چلا جائے گا۔ پس اگر سیدنا موسیٰ علیہ السلام ان لوگوں میں سے ہیں جن کا اللہ جل شانہ نے استثناء کیا ہے۔ اپنے قول ''الا من شاء'' کے ساتھ تو اللہ جل شانہ اس حالت میں بھی ان کا شعور ختم نہیں کریں گے اور یہ بدلہ دیں گے، ان کو طور کے دن کی بیہوشی کا۔

اور کہا گیا ہے کہ شہداء بھی ان میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ''الا من شاء اللہ'' کے قول میں مستثنیٰ فرمایا ہے، شہداء کے بارے میں ہم نے ایک مرفوع خبر روایت کی ہے اور وہ خبر دوسری روایات کے ہمراہ ''کتاب البعث والنشور'' میں مذکور ہے اور اللہ ہی سے توفیق کی درخواست ہے۔

یہ حیات انبیاء علیہم السلام کے متعلق آخری کلمات ہیں اور سب حمد اللہ ہی کی ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور صلوٰۃ وسلام ہو ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر۔

حق تعالیٰ شانہ اس حقیر کی کوشش کو قبول فرما کر عوام الناس کے لئے نافع اور راقم الحروف، اس کے والدین، اساتذہ اور مشائخ کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے۔ (آمین)

''وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ وعلی من اتبعھم باحسان الی یوم الدین''

نیاز احمد غفرلہ

بروز بدھ ۲۶ / رجب ۱۴۳۷ھ

بمطابق: ۴ / مئی ۲۰۱۶ء